صوتی تفسیر از مولانا گوہر رحمان کی روشنی میں شراب کی حرمت کا تحقیقی مطالعہ

An Analytical Study on the Prohibition of Alcohol in Light of Maulana Gohar Rahman's Audio Commentary

تاجبر خان*

ڈاکٹر محمد اسماعیل**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v7i2.6

Received: September,2024
Accepted: November, 2024
Published: December,2024

Abstract

Maulana Gohar Rahman, in his commentary, presents a detailed analysis on the prohibition of alcohol in light of verse 219 of Surah Al-Baqarah from the Holy Qur'an. In this verse, Allah responds to people's questions about alcohol and gambling, stating that while both contain some temporary benefits, their sin is far greater than their benefit.

Maulana provides both the linguistic and technical definitions of the word "khamr" (alcohol). Linguistically, "khamr" means to cover or veil something, while in technical terms, it refers to any drink that causes intoxication. He cites multiple hadiths to explain this, including the saying of the Prophet Muhammad (peace be upon him): "Every intoxicant is khamr, and every khamr is prohibited." According to Maulana Gohar Rahman, anything that intoxicates in large quantities is also prohibited in small amounts.

The reasons for the prohibition of alcohol include its physical, mental, and spiritual harms, such as clouding one's judgment, causing enmity and hatred, and leading to neglect of worship. Similarly, gambling distances a person from hard work and distracts from the remembrance of Allah.

Maulana also references the views of the four Imams (Imam Shafi'i, Imam Malik, Imam Ahmad ibn Hanbal, and Imam Abu Hanifa), all of whom agree that any intoxicating drink, regardless of its source, is forbidden. However, Imam Abu Hanifa holds that while not all intoxicants are termed as "khamr," they are still considered haram.While acknowledging the temporary benefits of alcohol, Maulana explains that the harms far outweigh these benefits, which is why it has been declared haram by Islamic law.

* ریسرچ سکالر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز قرطبہ یونیورسٹی برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور:- tajbargdc@gmail.com
(Correspondence Author)

** پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز قرطبہ یونیورسٹی برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور ۔

Keywords: Alcohol, Khamr, Drink, Haram, Benefits.

تعارف موضوع:

شراب کی حرمت اسلامی تعلیمات کا ایک اہم موضوع ہے جس پر قرآن و سنت میں واضح احکامات موجود ہیں۔ مولانا گوہر رحمان کی صوتی تفسیر میں اس موضوع پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد مولانا گوہر رحمان کی تفسیری وضاحتوں کی روشنی میں شراب کی حرمت کو بہتر طور پر سمجھنا ہے۔

مولانا نے قرآن مجید کی مختلف آیات، خصوصاً سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 219، اور احادیث کے ذریعے شراب کی حرمت کی وجوہات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس میں "خمر" کی لغوی و اصطلاحی تعریف، شراب کے جسمانی، ذہنی اور روحانی نقصانات، اور ائمہ کرام کے اقوال شامل ہیں۔ مولانا کی یہ تفسیر ہمیں بتاتی ہے کہ شراب وقتی فائدہ تو دے سکتی ہے، مگر اس کے نقصانات بہت زیادہ اور گہرے ہیں، جن کی وجہ سے شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

یہ تحقیقی مطالعہ شراب کی حرمت کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کو سمجھنے کے لیے ایک جامع اور علمی ذریعہ فراہم کرتا ہے، جو مسلمانوں کے لیے نہایت اہم ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی احکام کے مطابق گزار سکیں۔

تعارف مولانا گوہررحمانؒ:

حضرت مولانا گوہررحمان صاحب 1936 ء کوپیداہوئے۔آپ ایک علمی اورمذہبی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔آپ کے والدمحمدشریف اللہ ایک بڑے عالم دین تھے ،آپ کاخاندان افغان قبیلہ کے اکوزئی شاخ سے تعلق رکھتاہے ۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم پرائمری سکول شیرگڑھ(تحصیل اوگی،مانسہرہ)میں حاصل کی،آپ خدادادقابلیت کی بنیادپر ہر جماعت میں اول ہی رہے،پرائمری کے بعدآپ دنیاوی تعلیم چھوڑکردینی تعلیم کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہوگئے اورگاؤں اوگی کی مشہوردینی درسگاہ میں داخل ہوئے اورابتدائی کتب وہیں پڑھیں۔اس کے بعدحیدرہرمولی ضلع اٹک میں اوسط درجے کی کتابیں مولاناعبدالحلیم مرحوم سے پڑھیں۔بعدازاں اعلیٰ درجات کی تعلیم کاخصوصی اکتساب سرڈھیری کے مولاناعبدالمالک مرحوم عرف شیخو مولوی صاحب سے کیا۔

مولاناصاحب خوداپنے الفاظ میں لکھتے ہیں کہ فارسی کی ابتدائی کتابیں بچپن میں والدصاحب سے پڑھی تھیں ،اوروالدکے انتقال کے

بعدفارسی اورفقہ کی کچھ ابتدائی کتابیں شوشنی میں اپنے خالوسے پڑھیں اوردرس نظامی کی تکمیل علاقہ اگرور،علاقہ چھچھ ضلع اٹک ،مردان اورہشتنگرضلع پشاورکی مختلف درسگاہوں میں کی ہے ۔دورہ حدیث کے لیے دارالعلوم دیوبندجانے کاعزم کیاتھالیکن تقسیم ہندکے ہنگاموں کی وجہ سے موقع نہ مل سکا۔البتہ فکری طورپرعلمائے دیوبندسے منسلک رہاہوں[1]۔

درس :

1956یا57 کی بات ہے کہ مولانامرحوم کوعلمی قابلیت اورخدادادصلاحیتوں کومدنظررکھتے ہوئے شیخ القرآن مولاناغلام اللہ خان صاحب نےانہیں مولانامحمدطاہرپنج پیری ؒ کے مشورے سے اپنے ادارہ دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازارراولپنڈی میں بڑے درجات کی تدریس کے لیے بلالیا۔اسی طرح جامعہ سلفیئہ (فیصل آباد)میں تدریس کی۔

مسلک:

مولانامرحوم اپنی رائے وتحقیق کے بارے میں خودلکھتے ہیں:تدریس کے آغازہی سے میں نے درس قرآن دینے کاالتزام کرلیاتھا۔قرآن کےدرس اورحضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب "تقویۃ الایمان"نے میری فکری رخ کی جانب متوجہ کیاہے ورنہ پتہ نہیں کن کن اعتقادی وعملی بدعات ورسومات میں گرفتاررہتا۔حسن اتفاق سے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ،حافظ ابن قیمؒ،شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اورتحریکی دورمیں مولانامودودیؒ کی کتابیں پڑھنے کے مواقع میسر آئے۔ان بزرگوں کی کتابوں نے میرے عقیدہ توحیدکومزیدپختہ کیااورتوحیدوسنت پرمبنی سلفی طرزفکرپیداہوا۔

فقہی اوراجتہادی مسائل میں حنفی ہوں،امام اعظم ابوحنیفہؒ کی فقہ کواوفق بالکتاب والسنہ سمجھتاہوں لیکن مذکورہ بالاکی کتابوں کے مطالعے اوراحادیث وشروح حدیث کے مطالعے کی وجہ سے ذہین میں بحمدللہ جموداورمسلکی عصبیت نہیں ہے۔[2]

مولاناگوہررحمان نے "سورۃ البقرۃ" آیت نمبر 219میں شراب کی حکم کے بارے میں درج ذیل تفصیل بیان کی ہے:

"یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَا ذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ"[3]

"پوچھتے ہیں : شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ : ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہیں ، مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔پوچھتے ہیں : ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں ؟ کہو : جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لیےصاف صاف احکام بیان کرتا ہے،شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو"

لغوی اوراصطلاحی تحقیق:

"خمر"کا لغوی معنیٰ:

"خمر"لغت میں ہراس چیزکوکہاجاتاہے جوڈھاپنے والاہو۔ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

"خمر: خامر الشيء: قاربه وخالطه--- وأما المخامر فهو المخالط، من خامره الداء إذا خالطه"[4]

"خمر: کسی چیز کو ڈھانپنا اور اس میں شامل ہونا... اور مخامر وہ ہے جو کسی چیز کے ساتھ مل جائے، جیسے خامرہ الداء کا مطلب ہوتا ہے بیماری کا شامل ہونا یا اس کے ساتھ مل جانا۔"

اسی طرح خمر کا لغوی معنیٰ ذکر کرتے ہوئے ابن فارس لکھتے ہیں:

"الخمر لغة:التغطية والسّتر،و منه خمار المرأة"[5]

الخمر کا لغوی معنی ہے: ڈھانپنا اور چھپانا، اور اسی سے "خمار" بھی آیا ہے جو عورت کے سر ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف:

شراب کی اصطلاحی تعریف میں ہروہ شئ شامل ہے جو نشہ آورہووہ شراب ہے۔ چنانچہ ابو الحسن علی بن سلیمان مرداوی لکھتے ہیں:

" قوله (كل شراب أسكر كثيره فقليله حرام من أي شيء كان، ويسمى خمرا) . هذا المذهب مطلقا. نص عليه في رواية الجماعة"[6]

"قول (ہر وہ مشروب جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، چاہے وہ کسی بھی چیز سے تیار کیا گیا ہو اور اسے 'خمر' کہا جاتا ہے)۔ یہ مؤقف مطلقاً ہے اور اسے جماعت کی روایت میں بیان کیا گیا ہے۔"

تفسیر:

یہ ایک اور حکم ہے جو شراب اور جوا سے متعلق ہے اور احکام شرعیہ کا جو سلسلہ چل رہا تھا تو اس سلسلے میں ایک حکم شراب اور جوئے کے بارے میں ہے۔

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں ، آپ کہہ دیجئے کہ:"فیھما اثم کبیر" ان دونوں میں بہت بڑا نقصان ہے یہاں"اثم"سے مُراد بہت زیادہ نقصان ہے، گناہ کا معنی نہ کرو کیونکہ اس آیت کے نزول کے بعد بھی شراب حرام نہیں ہوئے تھے،صرف یہاں بیان ہو چکا ہے کہ

ایسا نہ کرو تو گناہ کا مطلب نہیں بن سکتا۔شراب اور جوئے کے بہت زیادہ نقصانات ہیں۔

"وفي إثم كبير"میں اس گناہ سے کیامرادہے؟

چنانچہ ابن الجوزی "زاد المسیر" میں لکھتے ہیں:

" وفي إثم الخمر ثلاثة أقوال: أحدها: أن شربها ينقص الدين، قاله ابن عباس. والثاني: أنه إذا شرب سكر فآذى الناس، رواه السدي عن أشياخه. والثالث: أنه وقوع العداوة والبغضاء وتغطية العقل الذي يقع به التمييز، قاله الزجاج. وفي إثم الميسر قولان: أحدهما: أنه يشغل عن ذكر الله وعن الصلاة، ويوقع العداوة، قاله ابن عباس. والثاني: أنه يدعو إلى الظلم ومنع الحق. رواه السدي عن أشياخه وجائز أن يراد جميع ذلك"[7]

شرابِ خمر (شراب) کے گناہ میں تین اقوال ہیں: پہلا یہ کہ اس کا پینا دین میں کمی کرتا ہے، یہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے۔ دوسرا یہ کہ جب کوئی شراب پیتا ہے اور مدہوش ہو کر لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے، یہ قول سدّی نے اپنے اساتذہ سے روایت کیا ہے۔ تیسرا یہ کہ اس سے دشمنی اور بغض پیدا ہوتا ہے اور عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے جس سے تمیز ختم ہو جاتی ہے، یہ قول زجاج کا ہے۔

جوئے کے گناہ میں دو اقوال ہیں: پہلا یہ کہ یہ انسان کو اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل کر دیتا ہے اور دشمنی پیدا کرتا ہے، یہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ ظلم اور حق تلفی کی طرف دعوت دیتا ہے، یہ قول سدّی نے اپنے اساتذہ سے روایت کیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان سب باتوں کو بھی مراد لیا جائے۔

اس شراب میں لوگوں کے لئے فائدہ ہیں اس فائدہ کامطلب کیاہے؟

" وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ "اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے ، لیکن ان کا نقصان ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے فائدہ یہ ہے کہ وقتی طورپر شراب پینے سے طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اور وقتی طور پر جوش پیدا ہوتا ہے اور کچھ اور بھی فوائد ہیں لیکن نقصانات زیادہ ہیں۔ ہر چیز میں کچھ نہ کچھ فائدہ ہے لیکن جب اس کا نقصان زیادہ ہو تو شریعت اس کو حرام کر دیتا ہے کیونکہ یہ انسانی عقل خراب کر دیتا ہے انسان سے حیوان بنا دیتا ہے تو انسانی شرافت کے خلاف بات ہے اور صحت کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور انسانی اخلاق کو بھی خراب کر دیتا ہے اور جوئے میں فائدہ یہ ہے کہ وقتی طور پر جب جوا جیتا جائے تو پیسے ہاتھ اجاتے

ہیں لیکن دوسرے وقت میں جو کچھ تم نے کمائے اس کو واپس کھو دیتے ہو، اور اس جواری کے نتیجے میں ایک خرابی یہ ہے کہ یہ انسان کو رسواکردیتاہے اور یہ انسان آسانی اور آرام طلبی کا عادی بن جاتا ہے اور اس کے لیے تجارت ملازمت اور محنت مزدوری مشکل بن جاتی ہے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ جو کوئی ان چیزوں میں پڑ جاتا ہے تو پھر وہ نماز روزہ اور دیگر عبادات سے لا تعلق ہو جاتا ہے یہ تو ظاہری نقصانات ہیں اور وہ نقصانات جن کا علم صرف اللہ کو ہے وہ کتنے اور کیسے ہوں گے۔

"منافع الخمر"سے مرادکیاہے ؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن الجوزی لکھتے ہیں:

" وأما منافع الخمر فمن وجهين: أحدهما: الربح في بيعها. والثاني: انتفاع الأبدان مع التذاذ النفوس. وأما منافع الميسر: فاصابة الرجل المال من غير تعب. وفي قوله تعالى:وإثمهما أكبر من نفعهما، قولان: أحدهما: أن معناه: وإثمهما بعد التحريم أكبر من نفعهما قبل التحريم، قاله سعيد بن جبير والضحاك ومقاتل. والثاني: وإثمهما قبل التحريم أكبر من نفعهما قبل التحريم أيضا. لأن الإثم الذي يحدث في أسبابهما أكبر من نفعهما---اختلف العلماء: هل لهذه الآية تأثير في تحريم الخمر أم لا؟ على قولين: أحدهما: أنها تقتضي ذمها دون تحريمها، رواه السدي عن أشياخه، وبه قال سعيد بن جبير، ومجاهد وقتادة، ومقاتل. وعلى هذا القول تكون هذه الآية منسوخة. والقول الثاني: أن لها تأثيرا في التحريم، وهو أن الله تعالى أخبر أن فيها إثما كبيرا والإثم كله محرم بقوله: والإثم والبغي، هذا قول جماعة من العلماء، وحكاه الزجاج، واختاره القاضي أبو يعلى للعلة التي بيناها، واحتج لصحته بعض أهل المعاني، فقال: لما قال تعالى: فيهما إثم كبير ومنافع للناس، وقع التساوي بين الأمرين، فلما قال: وإثمهما أكبر من نفعهما صار الغالب الإثم، وبقي النفع مستغرقا في جنب الإثم، فعاد الحكم للغالب المستغرق، فغلب جانب الخطر.

فأما الميسر فالقول فيه مثل القول في الخمر، إن قلنا: إن هذه الآية دلت على التحريم، فالميسر حكمها حرام أيضا، وإن قلنا: إنها دلت على الكراهة فأقوم الأقوال أن نقول: إن الآية التي في المائدة نصت على تحريم الميسر"[8]

"اور شراب کے فائدے دو ہیں: پہلا، اس کی خرید و فروخت سے نفع حاصل کرنا۔ دوسرا، جسم کو فائدہ پہنچانا اور روحوں کو لذت ملنا۔ اور جوئے کے فائدے یہ ہیں کہ انسان بغیر محنت کے مال حاصل کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے

فرمان: "اور ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے" کے بارے میں دو اقوال ہیں: پہلا یہ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کا گناہ حرام کیے جانے کے بعد ان کے نفع سے زیادہ ہے، یہ بات سعید بن جبیر، ضحاک اور مقاتل نے کہی ہے۔ دوسرا یہ کہ ان دونوں کا گناہ حرام کیے جانے سے پہلے بھی ان کے نفع سے زیادہ ہے، کیونکہ ان دونوں کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتا ہے، وہ ان کے نفع سے زیادہ ہے۔

علماء میں اختلاف ہے کہ آیا اس آیت کا شراب کے حرام ہونے میں کوئی کردار ہے یا نہیں؟ اس بارے میں دو اقوال ہیں: پہلا یہ کہ یہ آیت شراب کی مذمت کرتی ہے، لیکن اسے حرام قرار نہیں دیتی۔ یہ بات سدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے، اور سعید بن جبیر، مجاہد، قتادہ اور مقاتل بھی اس کے قائل ہیں۔ اس قول کے مطابق یہ آیت منسوخ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت کا شراب کو حرام کرنے میں کردار ہے، اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں بڑا گناہ ہے، اور ہر گناہ حرام ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: "گناہ اور سرکشی"، یہ علماء کی ایک جماعت کا قول ہے، اور زجاج نے بھی اسے بیان کیا، اور قاضی ابو یعلی نے اسے اس علت کی بنا پر اختیار کیا جو ہم نے بیان کی۔ کچھ اہل علم نے اس کی صحت پر دلیل دی اور کہا: جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے ہیں"، تو دونوں باتوں میں برابری ہو گئی۔ پھر جب فرمایا: "اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے"تو گناہ غالب ہو گیا، اور نفع گناہ کے مقابلے میں معدوم ہو گیا، اس لیے حکم غالب کی طرف لوٹ آیا، اور خطرے کا پہلو غالب ہوا۔

جہاں تک جوئے کا تعلق ہے، تو اس کا حکم بھی شراب کی طرح ہے۔ اگر ہم کہیں کہ اس آیت میں تحریم کا حکم دیا گیا ہے، تو جوا بھی حرام ہے، اور اگر کہیں کہ اس آیت میں مکروہ ہونے کا ذکر ہے، تو بہترین قول یہ ہے کہ سورۃ المائدہ کی آیت نے جوئے کی حرمت کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔"

شراب کی تعریف اور اسکاحکم:

شراب کسے کہتے ہیں؟ ہمارے معاشرے اور زبان میں ہم اس کو شراب کہتے ہیں عربی میں اس کو خمر کہتے ہیں البتہ عربی میں شراب مطلق پینے کی چیز کو کہتے ہیں گوکہ وہ حلال ہو تو جس نشہ آور

چیز کو خمر کہتے ہیں ہم اس کا " شراب سے کرتے ہیں کیونکہ ہماری زبان اور معاشرہ میں اس کو شراب کہتے ہیں۔

احادیث مبارکہ میں "خمر"کی تعریف موجودہے ،جیساکہ صحیح مسلم میں ہے:

" حدثنا ابو الربيع العنكي وابو كامل قالا حدثنا حماد بن زيد حدثنا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الاخرة"[9]

ہم سے ابو الربیع العنبکی اور ابو کامل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے، اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جو شخص دنیا میں شراب پئے اور اس حال میں مر جائے کہ وہ اس کا عادی ہو اور اس نے توبہ نہ کی ہو، تو وہ آخرت میں اسے نہیں پئے گا۔"

تشریح:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب پیا اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ ہمیشہ شراب پیا کرتا تھا اور اس عمل کو جاری رکھا اور توبہ نہیں کیا اس حالت میں مر گیا تو آخرت میں، وہ جنت میں شراب سے محروم ہوگا۔تو یہ شرابیوں کے لیے وعید شدید ہے یہ حدیث اور حوالہ اس لیے پیش کیا گیا کہ اس میں:"کل مسکر خمر"کےبعد "کل مسکر حرام"ایا ہے اور اس حدیث کے علاوہ احادیث کی دیگر کتابوں میں:"کل مسکر خمر"کی جگہ"کل مسکر حرام"آیا ہے۔ قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں خمر آیا ہے تو رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم سے بہتر تعریف کون بیان کر سکتا ہے تو خمر کسے کہتے ہیں؟ ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو. چاہے وہ انگور سے بنا ہو یا کھجور سے بنا ہو یا جو یا گندم سے بنا ہو ۔یا کسی اور چیز سے بنا ہو کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقا فرمایا : "کل مسکر خمر "۔بس اسی کو خمر کہتے ہیں۔

ائمہ اربعہؒ کی اقوال"شراب"کے بارے میں:

امام شافعی امام مالک بن انس امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ تعالی اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے دونوں شاگردوں امام ابو یوسف اور

امام محمد رحمہما اللہ تعالی) کا یہ مسلک ہے کہ جس چیز سے بھی بنا ہو لیکن نشہ آور ہو تو اس کو خمر کہتے ہیں۔

امام شافعیؒ کا مذہب:

شوافع کامذہب یہ ہے جوبھی چیزنشہ آورہوخواہ وہ کم ہویازیادہ ہوحرام ،اورخمرہراس چیزکوکہاجاتاہے جونشہ آورہو۔چنانچہ علامہ نووی لکھتے ہیں:

"كل شراب أسكر كثيره حرم قليله وكثيره، والدليل عليه قوله تعالى (إنما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون) واسم الخمر يقع على كل مسكر، والدليل عليه ما روى ابن عمر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كل مسكر خمر وكل خمر حرام"[10]

"ہر وہ مشروب جو زیادہ مقدار میں نشہ آور ہو، اس کا کم اور زیادہ دونوں حرام ہیں، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "بے شک شراب، جوے، بت اور قرعہ اندازی شیطانی عمل ہیں، پس ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاسکو۔ اور "خمر" کا نام ہر نشہ آور چیز پر بھی لگتا ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر شراب حرام ہے۔"

امام مالکؒ کامذہب:

مالکیہ کہتے ہیں کہ جوبھی چیزنشہ آورہوخواہ کم ہویازیادہ وہ شراب کے حکم ہے یعنی حرام ہے۔چنانچہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قرطبی لکھتے ہیں:

"الخمر شراب العنب المسكر وكل شراب أسكر كثيره أو قليله فهو خمر وكثيره وقليله حرام من جميع الأشربة وهو قول جماعة من أهل الحجاز والشام وما خالف هذا القول باطل بالسنة الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم لقوله وقد سئل عن البتع وهو شراب العسل فقال: "كل شراب أسكر فهو حرام" وقال صلى الله عليه وسلم: "كل مسكر خمر وكل خمر حرام" وقال عليه السلام: "ما أسكر كثيره فقليله حرام" وقال: "ما أسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام"[11]

"شراب انگور کو "خمر" کہتے ہیں، اور ہر وہ مشروب جو زیادہ یا کم مقدار میں نشہ آور ہو، وہ بھی خمر ہے، اور اس کا تھوڑا اور زیادہ دونوں حرام ہیں۔ یہ تمام مشروبات کے بارے میں ہے اور یہ حجاز اور شام کے بہت سے اہل علم کا قول ہے۔ اس قول کے خلاف جو بھی بات کی

جائے، وہ نبی ﷺ کی ثابت سنت کے خلاف ہے۔ نبی ﷺ سے جب بتیع (عسل کی شراب) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: 'ہر مشروب جو نشہ آور ہو، وہ حرام ہے۔' اور آپ ﷺ نے فرمایا: 'ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر شراب حرام ہے۔' آپ نے یہ بھی فرمایا: 'جو چیز بہت زیادہ نشہ دیتی ہے، اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔' اور آپ نے فرمایا: 'جو چیز ایک فرق (تھوڑا سا) نشہ دیتی ہے، اس کا ایک ہاتھ بھر بھی حرام ہے۔"

صاحبینؒ کامذہب:

اس عبارت میں حضرت ابو یوسفؒ کی تشریح کا ذکر کیا گیا ہے، جو شراب کی حرمت اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کے حوالے سے اہم اصول پیش کرتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ اگر کوئی شخص نشے کی نیت سے پیتا ہے تو چاہے وہ مقدار تھوڑی ہو یا زیادہ، دونوں صورتوں میں یہ حرام ہے۔ اگرچہ ہاضمے کے لیے پینے کی صورت میں یہ منع نہیں ہے، مگر نشے کی نیت سے پینا کسی بھی صورت میں درست نہیں۔

اسی طرح، نبی ﷺ کے فرمان کی وضاحت کرتے ہوئے ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ "جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ آور ہو، اس کا تھوڑا بھی حرام ہے"۔ اس اصول کے تحت، اگر کسی مشروب کا آخری پیالہ نشہ آور ہو تو وہ بھی حرام ہے۔ اس میں انہوں نے انگور کے پانی کے بارے میں بھی بات کی، جو کہ جوش کھانے کی صورت میں جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ شراب کے زمرے میں آتا ہے۔چنانچہ علامہ سرخسی نقل کرتے ہیں:

"وروي عن أبي يوسف أنه قال في تأويله: إذا كان يشرب على قصد السكر، فإن القليل، والكثير على هذا القصد حرام، فأما إذا كان يشرب لاستمراء الطعام فلا، فهو نظير المشي على قصد الزنا يكون حراما، وعلى قصد الطاعة يكون طاعة، وكذلك قوله – عليه الصلاة والسلام – ما أسكر كثيره، فقليله حرام هو على ما قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم –، والقدح الأخير الذي هو مسكر قليله، وكثيره حرام، ثم هذا عند التحقيق دليلنا، فبهذا يتبين أن ما هو الكثير منه يكون مسكرا، فالمحرم عليه قليل من ذلك الكثير، وإنما يكون ذلك إذا جعلنا المحرم هو القدح الأخير، فأما إذا جعلنا الكل محرما، فلا يكون المحرم قليلا من ذلك الكثير كما اقتضاه ظاهر الحديث--- عن محمد رحمهما الله أن شرب النيء

منه بعد ما اشتد لا يحل لقوله – عليه الصلاة والسلام –:الخمر من خمسة: من النخل، والكرم، والحنطة، والشعير، والذرة»، وليس المراد به أنه خمر حقيقة، وإنما المراد التشبيه بالخمر في أنه لا يحل شربه، وقد ثبت بالدليل أن النيء من نقيع الزبيب، والتمر إذا كان مشتدا لا يحل شربه، فكذلك من سائر الأشربة الخ"[12]

حضرت ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کی تشریح میں فرمایا: "جب کوئی نشے کی نیت سے پیتا ہے تو اس نیت سے تھوڑا اور زیادہ دونوں حرام ہیں، لیکن اگر کھانے کو ہضم کرنے کے لیے پیتا ہے تو پھر یہ منع نہیں، یہ ایسے ہی ہے جیسے زنا کی نیت سے چلنا حرام ہے اور طاعت کی نیت سے چلنا طاعت ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ کا فرمان: 'جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ آور ہو، اس کا تھوڑا بھی حرام ہے'، اس کا مطلب وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آخری پیالہ جو نشہ آور ہوتا ہے، اس کا تھوڑا اور زیادہ دونوں حرام ہیں، اور یہ دراصل ہمارے موقف کی دلیل ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ آور ہو، اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم یہ کہیں کہ آخری پیالہ حرام ہے۔ لیکن اگر ہم کہیں کہ سارا مشروب حرام ہے، تو پھر وہ تھوڑی مقدار حرام نہیں ہو گی جیسا کہ حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت محمدؒ سے مروی ہے کہ انگور کے پانی کا پینا، جب وہ جوش کھا چکا ہو، جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: 'شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے: کھجور، انگور، گندم، جو، اور مکئی۔' اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ حقیقی خمر ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا حکم شراب کی مانند ہے کہ اس کا پینا جائز نہیں۔ اور دلیل سے ثابت ہے کہ کشمش اور کھجور کے جوش والے پانی کا پینا، جب وہ جوش کھا چکا ہو، جائز نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر مشروبات کا بھی یہی حکم ہے۔"

امام ابوحنیفہؒ کامذہب:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کی ذاتی تحقیق یہ ہے کہ ہر مسکر حرام ہے چاہے وہ پینے کی چیز ہو ،کھانے کی ہو، یا کسی دیگر طریقے سے استعمال کیا جائے مثلا انجکشن وغیرہ ۔جو بھی طریقہ کار ہو نشہ کے لیے، چاہے وہ انگور کے شراب ہو یا جو کے، کھجور کے ہو یا کسی اور چیز کے۔لیکن جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ تو حرام ہے اس

میں امام ابو حنیفہ سمیت امت کا اتفاق ہے۔لیکن ہر نشہ آور خمر نہیں، حرام ضرور ہے،مگر خمر نہیں۔ ہر حرام خمر نہیں ہوتا کیونکہ حرام کی اقسام مختلف ہیں۔چنانچہ خمر کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ عثمان بن علی زیلعی لکھتے ہیں:

"ان ابا حنيفة قال، الخمر هو النيء من ماء العنب اذا غلا واشتد وقذف بالزبد حرم قليلها وكثيرها"[13]

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: "شراب (خمر) وہ ہے جو کچے انگور کے پانی سے تیار کی جائے، جب وہ جوش کھائے، شدید ہو جائے، اور جھاگ نکالے تو اس کا تھوڑا اور زیادہ دونوں حرام ہیں۔"

تشریح:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خمر، انگور کی شراب کو کہتے ہیں یعنی انگور کا کچا پانی جس میں جوش آ جائے اور شدت پیدا ہوکر گاڑھا پن آجائے اوراس میں جھاگ پیدا ہو اور"اذا اشتد وقذف بالزبد" اس میں سکر کا مادہ پیدا ہو جائے تو یہ خمر ہے۔

خلاصہ بحث

مولانا گوہر رحمان نے اپنی تفسیر میں قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 219 کی روشنی میں شراب کی حرمت پر تفصیلی تحقیق پیش کی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کے بارے میں لوگوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں میں بڑا نقصان ہے، اگرچہ ان میں وقتی طور پر کچھ فائدے بھی ہیں، لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ ہے۔

مولانا نے "خمر" (شراب) کی لغوی اور اصطلاحی تعریفات پیش کی ہیں۔ لغوی طور پر "خمر" کا مطلب کسی چیز کو ڈھانپنا ہے، جبکہ اصطلاح میں یہ ہر اس مشروب کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو۔ اس کی وضاحت میں متعدد احادیث پیش کی گئی ہیں، جن میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے"۔ مولانا گوہر رحمان کے مطابق، ہر وہ چیز جو زیادہ مقدار میں نشہ آور ہو، اس کا کم مقدار میں پینا بھی حرام ہے۔

شراب کی حرمت کی وجوہات میں اس کے جسمانی، ذہنی اور روحانی نقصانات شامل ہیں، جن میں عقل پر پردہ پڑ جانا، دشمنی اور بغض پیدا ہونا، اور عبادات سے غفلت شامل ہیں۔ اسی طرح جوا بھی انسان کو محنت سے دور کر دیتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل کرتا ہے۔

مولانا نے ائمہ اربعہ (امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، اور امام ابو حنیفہؒ) کے اقوال بھی نقل کیے ہیں، جن کے مطابق ہر نشہ آور مشروب، چاہے وہ کسی بھی چیز سے بنا ہو، حرام ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے کہ ہر نشہ آور چیز خمر نہیں کہلاتی، لیکن حرام ضرور ہے۔

شراب کے وقتی فوائد کو تسلیم کرتے ہوئے مولانا نے وضاحت کی ہے کہ ان فوائد کے مقابلے میں اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں، اسی لیے شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

---

[1] محمد ہارون،شیخ القرآن کے حالات زندگی، ماہنامہ مشکوۃ المصباح لاہور(گوہر زمان نمبر)، جولائی 2003ء (جمادی الاول 1424ھ) ص :49

Muhammad Haroon,Shaikhul Quran k Halat E Zindagi,Mahnama,MiShkat Ul Misbah,Lahore, (Gohar Zaman Number),July 2003,Jamad Ul Awal 1424H,49

[2]۔ مفتی محمد اسلم،تفہیم البخاری،حالات زندگی مولانا گوہر رحمانؒ،ص 19 ۔

Mufti Muhammad Aslam, Tafheem al-Bukhari, Halaat Zindagi Molana Gohar Rehman (RA), S. 19.

[3] سورۃ البقرہ2 :219

Surat ul Baqara:2:219

[4]- ابن منظور،محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى (المتوفى: 711هـ) الكتاب: لسان العرب،فصل الخاء المعجمة،(الناشر: دار صادر – بيروت،الطبعة: الثالثة - 1414 هـ)ج4/ص255 -

Ibn Manzoor, Muhammad bin Mukrim bin Ali, Abu al-Fadl, Jamal al-Din Ibn Manzoor al-Ansari al-Ruwaifi al-Ifriqi (Al-Mutawaffa: 711 AH), Al-Kitab: Lisan al-Arab, Fasl al-Kha' al-Mu'jamah, (Al-Nashir: Dar Sader – Beirut, Al-Tab'ah: Al-Thalitha - 1414 AH) Vol. 4/Page 255.

[5]- ابن فارس،أحمد بن فارس بن زكرياء القزويني الرازي، أبو الحسين (المتوفى: 395هـ) الكتاب: معجم مقاييس اللغة،باب الخاء والميم،الخمر،(الناشر: دار الفكر،عام النشر: 1399هـ - 1979م) ج2/ص215-

Ibn Faris, Ahmad bin Faris bin Zakariya al-Qazwini al-Razi, Abu al-Husayn (Al-Mutawaffa: 395 AH), Al-Kitab:

Mu'jam Maqayis al-Lughah, Bab al-Kha' wal-Meem, Al-Khamr, (Al-Nashir: Dar al-Fikr, Year of Publication: 1399 AH - 1979 CE) Vol. 2/Page 215.

[6]- المرداوي،علاء الدين أبو الحسن علي بن سليمان المرداوي الدمشقي الصالحي الحنبلي (المتوفى: 885هـ) الكتاب: الإنصاف في معرفة الراجح من الخلاف،كتاب الديات،باب حد المسكر،(الناشر: دار إحياء التراث العربي،الطبعة: الثانية - بدون تاريخ)ج10/ص228 -

Al-Mardawi, Ala' al-Din Abu al-Hasan Ali bin Suleiman al-Mardawi al-Dimashqi al-Salihi al-Hanbali (Al-Mutawaffa: 885 AH), Al-Kitab: Al-Insaf fi Ma'rifat al-Rajih min al-Khilaf, Kitab al-Diyat, Bab Hadd al-Muskir, (Al-Nashir: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Second Edition - No Date) Vol. 10/Page 228.

[7]- جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ) زاد المسير في علم التفسير،المحقق: عبد الرزاق المهدي،(الناشر: دار الكتاب العربي – بيروت،الطبعة: الأولى - 1422 هـ)سورة البقرة:2:219/ج1/ص185،184-

Jamal al-Din Abu al-Faraj Abd al-Rahman bin Ali bin Muhammad al-Jawzi (Al-Mutawaffa: 597 AH), Zad al-Masir fi Ilm al-Tafsir, Muhaqqiq: Abd al-Razzaq al-Mahdi, (Al-Nashir: Dar al-Kitab al-Arabi – Beirut, First Edition - 1422 AH) Surah Al-Baqarah: 219: Vol. 1/Pages 184, 185.

[8]- ابن الجوزي،زاد المسير في علم التفسير،سورة البقرة:2:219/ج1/ص185-

Ibn al-Jawzi, Zad al-Masir fi Ilm al-Tafsir, Surah Al-Baqarah: 219: Vol. 1/Page 185.

[9]- مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)الكتاب: المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم،كتاب الأشربة،باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام،المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي(الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت)ج3/ص1587/رقم الحديث:2003-

Muslim bin al-Hajjaj Abu al-Hasan al-Qushayri al-Naysaburi (al-mutawaffa: 261H) Al-Kitab: Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bin Naql al-Adl 'an al-Adl ila Rasul Allah ﷺ, Kitab al-Ashribah, BabBayan an Kull Muskir Khamr wa an Kull Khamr Haram, Al-Muhaqqiq: Muhammad Fuad Abd

al-Baqi (Al-Nashir: Dar Ihya al-Turath al-Arabi – Bayrut) Juz 3/Safha 1587/Raqam al-Hadith: 2003.

10- النووي أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ) الكتاب: المجموع شرح المهذب ((مع تكملة السبكي والمطيعي))،كتاب الحدود،باب حد الخمر،الناشر: دار الفكر(طبعة كاملة معها تكملة السبكي والمطيعي)ج20/ص112-

Al-Nawawi, Abu Zakariya Muhyiddin Yahya ibn Sharaf al-Nawawi (d. 676 AH), *Al-Majmu' Sharh al-Muhadhdhab* (with the completion of Al-Subki and Al-Muti'i), Book of Hudud, Chapter on the Hadd of Khamr, Publisher: Dar al-Fikr (Complete edition with Al-Subki and Al-Muti'i's completion), Vol. 20/Page 112.

11- النمري،أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) الكتاب: الكافي في فقه أهل المدينة،المحقق: محمد محمد أحيد ولد ماديك الموريتاني(الناشر: مكتبة الرياض الحديثة، الرياض، المملكة العربية السعودية،الطبعة: الثانية، 1400هـ/1980م)، ج1/ص442-

Al-Namri, Abu 'Umar Yusuf ibn 'Abd Allah ibn Muhammad ibn 'Abd al-Barr ibn 'Asim al-Namri al-Qurtubi (d. 463 AH), *Al-Kafi fi Fiqh Ahl al-Madina*, Edited by: Muhammad Muhammad Ahid Wald Madik al-Mauritani, Publisher: Maktabat al-Riyad al-Haditha, Riyadh, Saudi Arabia, 2nd edition, 1400 AH/1980 CE, Vol. 1/Page 442.

12- السرخسي،محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي (المتوفى: 483هـ) الكتاب: المبسوط،كتاب الأشربة،(الناشر: دار المعرفة – بيروت،الطبعة: بدون طبعة،تاريخ النشر: 1414هـ - 1993م)، ج24/ص17-

Al-Sarakhsi, Muhammad ibn Ahmad ibn Abi Sahl Shams al-A'imma al-Sarakhsi (d. 483 AH), *Al-Mabsut*, Book of Drinks, Publisher: Dar al-Ma'rifah – Beirut, No edition listed, Date of publication: 1414 AH - 1993 CE, Vol. 24/Page 17.

13- فخر الدين الزيلعي الحنفي عثمان بن علي بن محجن البارعي (المتوفى: 743 هـ) الكتاب: تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ،كتاب الأشربة،الحاشية: شهاب الدين أحمد بن محمد بن

أحمد بن يونس بن إسماعيل بن يونس الشِّلْبِيُّ (المتوفى: 1021 هـ)(الناشر: المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة،الطبعة: الأولى، 1313 هـ)،ج6/ص44 -

Fakhr al-Din al-Zayla'i al-Hanafi, Uthman ibn Ali ibn Muhjan al-Bar'i (d. 743 AH), *Tabyin al-Haqa'iq Sharh Kanz al-Daqa'iq wa Hashiyat al-Shilbi*, Book of Drinks, Commentary by Shihab al-Din Ahmad ibn Muhammad ibn Ahmad ibn Yunus ibn Ismail ibn Yunus al-Shilbi (d. 1021 AH), Publisher: Al-Matba'a al-Kubra al-Amiriyya - Bulaq, Cairo, First Edition, 1313 AH, Vol. 6/Page 44.